بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
یوم سہ شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے
جلد ۵۲/۱۷ | ۱۴ ہجرہ ۱۳۴۲ ہش | ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۱۴ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۲

کتاب کی ضبطی سے متعلق حکومت کا اقدام مذہبی آزادی میں مداخلت کے مترادف ہے

یہ مسلمہ جمہوری روایات کے منافی، غیر منصفانہ، غیر ضروری اور سراسر بے بنیاد ہے

اس حکم سے جماعت احمدیہ کے افراد میں اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے اسے فوری طور پر واپس لیا جائے

حکومت مغربی پاکستان کے غیر دانشمندانہ اقدام کے خلاف صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی احتجاجی قرارداد

ربوہ ۔۔۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تصنیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق حکومت مغربی پاکستان نے حال ہی میں جو حکم صادر کیا ہے اس کے خلاف صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پُر زور احتجاج کیا ہے۔ اس ضمن میں صدر انجمن نے اپنے اجلاس منعقدہ ۱۰ مئی ۱۹۶۳ء میں جو احتجاجی قرارداد منظور کی ہے اور جس کی نقل صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی خدمت میں بذریعہ تار ارسال کی گئی ہے۔ اس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

"ہمیں یہ معلوم کر کے بہت ہی دکھ اور افسوس ہوا ہے کہ غیر معمولی گزٹ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۳ء میں کئے گئے اعلان کے مطابق حکومت مغربی پاکستان نے مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی تمام کاپیاں بحق سرکار ضبط قرار دے دی ہیں۔ کتاب مذکور پہلے پہل آج سے چھیاسٹھ سال قبل اور اس کے بعد دوسری بار ۱۹۲۲ء میں اُس وقت شائع ہوئی تھی جبکہ ملک میں عیسائی حکومت قائم تھی۔ یہ بات تصور میں نہیں آ سکتی کہ موجودہ زمانہ کی مسلمان حکومت نصف صدی سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد ایک ایسی کتاب کو ضبط کرنا ضروری خیال کرے جسے برصغیر کی برطانوی حکومت نے سرکاری طور پر عیسائی مذہب رکھنے کے باوجود اپنے دورِ حکومت میں قابل اعتراض نہیں گردانا تھا۔ ہم اسے مذہبی آزادی میں مداخلت سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ جمہوری روایات کے تمام مسلّمہ اصولوں کے منافی ہے۔ یہ اقدام غیر منصفانہ، غیر ضروری، اور بے بنیاد ہے اور اس لحاظ سے بھی نہایت درجہ افسوسناک ہے کہ اس کی تائید میں حقائق پیش نہیں کئے جا سکتے۔ یہ کارروائی سراسر نامناسب بھی ہے۔ کیونکہ یہ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی رَو کو اور زیادہ تقویت پہنچانے کا موجب ہوگی۔ ہم اس معاملہ میں جناب سے فوری مداخلت کی درخواست کرتے ہیں۔ ہماری جماعت کے افراد اِس اقدام پر بہت مضطرب ہیں اور یہ امر نہایت ضروری ہے کہ فوری طور پر اس کی تلافی کی جائے۔"

(صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

(پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعت ہائے احمدیہ کی مزید احتجاجی قراردادیں صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

- محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

• ربوہ ۱۳ مئی بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں شام کے وقت حضور کو ضعف کی تکلیف رہی۔ کل حضور کو دوپہر کے قریب کچھ اسہال آئے جس کے باعث پھر ضعف کی تکلیف ہوگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ڈھاکہ ۱۰ مئی (بذریعہ ڈاک) محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی صاحبزادی سیدہ طلعت صاحبہ سلمہا کی صحت کے متعلق ڈھاکہ سے آمدہ ۱۰ مئی کی اطلاع مظہر ہے کہ اپریشن کے بعد سے کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ گذشتہ چند روز کی نسبت ۹ اور ۱۰ مئی کو طبیعت زیادہ خراب رہی۔ اپریشن کافی بڑا اور نازک تھا۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ابھی مزید تین ہفتہ ہسپتال میں ہی زیر علاج رہنا ہوگا۔ یاد رہے پچھلے دنوں صاحبزادی صاحبہ موصوفہ کا قولنج کا اپریشن ہوا ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادی صاحبہ کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین۔

ربوہ کا موسم

ربوہ ۱۳ مئی۔ (۹ بجے صبح) پرسوں ۱۱ مئی بروز ہفتہ پونے دو بجے بعد دوپہر اچانک باد و باراں کا شدید طوفان آیا۔ ہواؤں کے تیز جھکڑوں کے علاوہ قریباً نصف گھنٹے تک موسلا دھار بارش ہوتی رہی اور خفیف سی ژالہ باری بھی ہوئی۔ ہفتہ کی شب اور اتوار کو دن کے وقت مطلع جزوی طور پر ابر آلود رہا۔ شام کو پھر گھٹا کے بادل چھا گئے اور ہلکی بارش بھی ہوئی۔ اس کے بعد رات کو وقفہ وقفہ سے ہلکی بارش ہوتی رہی۔ جس کا سلسلہ آج مورخہ ۱۳ مئی بروز سوموار صبح تک جاری رہا۔ اس وقت بھی مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہے اور فضا میں خنکی ہے۔

چندہ وقف جدید جلد ارسال فرمائیں

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ چندہ وقف جدید اور چندہ تعمیر دفتر جلد ارسال فرما دیں۔ اور تفصیل چندہ بھی ساتھ ہی بھجوائیں جزاکم اللہ

احسن ابجزاد (ناظم مال وقف جدید)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۳ء

موجودہ عیسائیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دین نہیں ہے

گورنمنٹ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف منیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرکے احمدیوں کے دلوں کو سخت قلق اور رنج پہنچایا ہے۔ احمدی جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مامور من اللہ مانتے ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت یہ ایمان رکھتے ہیں کہ آپ کی تصانیف ایک اعجازی شان رکھتی ہیں یہ کسی طرح برداشت نہیں کر سکتے کہ آپ کی تحریر کردہ کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار یا کتابچہ تو کیا ایک ورق ایک صفحہ بھی حذف یا تبدیل کیا جائے۔

آپ کی تصانیف کے متعلق احمدیوں کا یہ جذبہ عام کتب یا تحریروں کی طرح کا نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ احمدی آپ کی تصانیف کو سراسر مقدس جانتے ہیں یہاں تک کہ اگر آپ کے وقت میں چھپی ہوئی کتاب میں کسی کو کوئی غلطی محسوس ہوتی ہو تو اس کو درست کرنا بھی اس لحاظ سے ناجائز سمجھتے ہیں کہ اس طرح تحریف و تبدل کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جب آپ کی ایک معرکۃ الآرا تصنیف کو جو رد عیسائیت میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور جو پہلی دفعہ ۲۲/۶/۹۷ میں یعنی آج سے پورے ۶۵ سال پہلے شائع ہوئی تھی ضبط کر لیتی ہے تو اس سے جماعت احمدیہ کے افراد کو جو آپ کی تصانیف کے ایک ایک لفظ کو مقدس سمجھتے ہیں کس قدر قلق اور رنج پہنچ سکتا ہے۔

ہم نے اس کتابچہ کو بارہا پڑھا ہے اور ہر احمدی کی طرح ہمارا یقین ہے کہ رد عیسائیت میں اس سے بہتر مہذب اور موثر اتنی مختصر تحریر کبھی دیکھنے میں نہیں آئی۔ لطف یہ ہے کہ اس کتابچہ میں سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک ایسے الزام سے بری ثابت کیا گیا ہے جو یہودیوں اور خود عیسائیوں نے پولیسی ذہنیت کے مطابق آپ کی ذات پر لگا رکھا ہے جس سے آپ اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ تو کیا ایک عام مجرم سے بھی بدتر ثابت ہوتے ہیں۔ آپ نعوذ باللہ صلیب پر جان بحق ہو کر بائیبل کی کتاب استثنا کے مطابق لکڑی پر لٹکا کر مارے جانے کی وجہ سے لعنتی موت سے مرے تھے۔ یہ اتہام ہے جو خود عیسائیوں نے آپ پر باندھا ہے اور جس کو قرآن کریم نے صاف صاف لفظوں میں "ما صلبوہ" کہہ کر تردید فرمائی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کتابچہ اسلامی عقیدہ کے مطابق اسی اتہام کی تردید میں لکھا ہے اور بائیبل اور انجیل کے حوالوں کی بناء پر یہ منطقی نتیجہ نکال کر دکھایا ہے کہ لعنتی موت جو مرتا ہے وہ نیک اور پارسا انسان نہیں ہو سکتا بلکہ نعوذ باللہ وہ بموجب احکام بائیبل قرب الٰہی سے محروم رہتا ہے اور اللہ تعالےٰ سے بیزار ہوتا ہے چہ جائیکہ اس کو خدا کا بیٹا مانا جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے بار بار آپ کی پاکیزگی اور روح اللہ ہونے کا ذکر فرمایا ہے اور یہودیوں اور نصرانیوں کے لعنتی تصور کی دھجیاں اڑائی ہیں اگر عیسائی واقعی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو پیار کرتے تو یہ کتابچہ تو ایسا تھا کہ وہ اس کا خیر مقدم کرتے اور دنیا کو دکھاتے کہ دیکھئے یہ مسلمان حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی کتنی عزت و تکریم کرتے ہیں کہ وہ آپ کے مصلوب ہونے اور نتیجۃً لعنتی موت کے خیال کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر ایک قوم اپنے پیشوا کے متعلق یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی
تھا اس نے ہمیں مول لے کر
شریعت کی لعنت سے چھڑایا
کیونکہ لکھا ہے کہ جو لکڑی پہ
لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے"
(گلتیوں ۱۳/۳)

کوئی مسلمان اس عقیدہ کا منطقی نتیجہ دکھا کر از روئے اسلام اس بندۂ حق کی بریت کرتا ہے تو بتایا جائے کہ اس میں اس قوم کی دلآزاری کا کہاں سوال پیدا ہوتا ہے اور مذہبی فرقوں کے مابین منافرت کس طرح رونما ہو سکتی ہے۔ سوا اس کے کہ اس قوم کی ذہنیت بالکل مسخ ہو چکی ہو اور جس کی نیت صرف اس طرح چھوڑ مچا کر اسلامی حقیقت کو روپوش رکھنے کی ہو۔

اگر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ کسر صلیب کرے کفار کا جال توڑے اور شرک کا قلع قمع کرے تو جب تک وہ ایسے ہزاروں کتابچے اور پمفلٹ لکھ کر دنیا میں نہ پھیلائے گا۔ وہ اپنا فرض کس طرح پورا کر سکتا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر کیا ایک مسلمان کا فرض نہیں ہے کہ وہ نبی اللہ پر جو اتہام لگائے گئے ہیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کا قلع قمع کرے۔ اور ان لوگوں کو صداقت کی طرف رہنمائی کرے۔ جنہوں نے ناحق ایک بندۂ حق کے نام پر نعوذ باللہ "لعنتی موت" کا داغ لگا رکھا ہے۔ چہ جائیکہ ایک ایسے کتابچہ کو ضبط کیا جائے جس میں اس اتہام کی غلطی کھول کر دکھائی گئی ہو۔

آخر میں ہم اسلام کے نام پر استدعا کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا معروضات کے پیش نظر اس معاملہ پر از سر نو غور کیا جائے ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ اس ملک میں یہ بات معیوب سمجھی جاتی ہے کہ تثلیث کے جادو کو توڑا جائے اور توحید کا بول بالا کیا جائے اور ایک نبی اللہ کو ظلم کے ظلم سے محفوظ کیا جائے اور جو اتہام اس پر لگایا جاتا ہے۔ اس کی غلطی کھولی جائے۔

موجودہ عیسائیت ہرگز عیسےٰ علیہ السلام کا دین نہیں ہے آپ نے واحد خدا تعالےٰ کے اور کوئی تعلیم نہیں دی تثلیث بعد کی ایجاد ہے قرآن کریم میں جس قدر پرزور تردید موجودہ عیسائیت کی گئی ہے کسی دوسرے مذہب کی نہیں کی گئی۔ قرآن کریم کے نزدیک یہ عیسائیت سراسر ایک باطل دین ہے اور بنیادی عقائد کے لحاظ سے اسلام کی ضد ہے ایسے باطل دین کو ختم کرنا اسلام کا عظیم مقصد ہے کیا یہ حیرت نہیں ہے کہ ایک مسلمان حکومت ایسے کتابچہ کو ضبط کرتی ہے جس میں قرآن و اسلام کی منشا کے مطابق اس باطل دین کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں۔

اعلان نکاح

مورخہ ۵ رمئی ۱۹۶۳ء بعد نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں میری لڑکی نامرہ شاہین کا نکاح مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر عزیزم تنویر احمد بی اے ولد حکیم منظور احمد صاحب ساکنہ لاہور سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔

احباب دعا فرما کر ممنون فرماویں کہ اللہ کریم یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے

(احسان علی ڈاکٹر ۷ امیکلوڈ روڈ لاہور)

زمیں کو سجدوں سے ہم آسماں بناتے ہیں

غلافِ کعبہ کو جو آستاں بناتے ہیں
وہ کعبہ دیکھئے اپنا کہاں بناتے ہیں

عجب ہیں دینِ ہدیٰ کے سیاسی انجنیر
حرم کی اینٹوں سے دیرِ مغاں بناتے ہیں

بنا کے دین کو جمہوریّت کا بتخانہ
وہ سنگِ رہ کو زیادہ گراں بناتے ہیں

خلیل اٹھتے ہیں جس وقت لا الٰہ کہہ کر
تو شعلہ زاروں کو لالہ فشاں بناتے ہیں

غلامِ صاحبِ لولاک ہم ہیں اے تنویر
زمیں کو سجدوں سے ہم آسماں بناتے ہیں

جماعت احمدیہ کے نزدیک حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصانیف کا ارفع و اعلیٰ مقام

آپ کی تصانیف ایک مامور من اللہ کی تصانیف ہیں اور مُردہ دلوں کیلئے آب حیات کا حکم رکھتی ہیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آخری زمانے میں اپنے آقا و مطاع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے ماموریت کے مقام پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق آپ کو بھی علم و حکمت اور حقائق و معارف کے خزانے عطا کئے۔ آپ نے اسّی سے بھی زیادہ تعداد میں کتب تصنیف فرما کر ان بیش بہا خزائن کو سب کے لئے عام کر دیا۔ بلاشبہ آپ کی تصانیف مامور من اللہ کی تصانیف ہونے کے باعث ایک زندگی بخش جام ہیں۔ اور مُردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہیں۔ یہ روحانی مریضوں کے لئے شفائے کامل کا مژدہ جانفزا ہیں۔ اور مُردہ روحوں کو ازسرنو زندہ کرنے اور حیات ابدی سے ہمکنار کرنے کا انتہائی مؤثر ذریعہ ہیں۔ ان سے بے نیاز رہ کر ہمارے لئے نہ قرآن مجید کے حقائق و معارف کا حصول ممکن ہے۔ اور نہ صحیح معنوں میں فائز المرام ہونے کا کوئی امکان

ذیل میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تصانیف کی اہمیت واضح کرنے کے لئے خود آپ ہی کے بعض قیمتی ارشادات پیش کئے جاتے ہیں تا کہ یہ امر واضح ہو سکے، حکومت کا آپ کی کسی تصنیف پر پابندی عائد کرنا جماعت احمدیہ کے انتہائی نازک جذبات کو ٹھیس پہنچا کر ان کے قلوب کو ایک ایسی اذیت پہنچانا ہے۔ جسے وہ کسی حال میں بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

زندگی بخش جام

"جو شخص میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ وہ زندگی بخش باتیں جو میں کہتا ہوں اور وہ حکمت جو میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بھی اس کے مانند کہہ سکتا ہے تو سمجھ لو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔ لیکن اگر یہ حکمت اور معرفت جو مُردہ دلوں کے لئے آب حیات کا حکم رکھتی ہے دوسری جگہ سے نہیں مل سکتی تو تمہارے پاس اس جرم کا کوئی عذر نہیں کہ تم نے اس سرچشمہ سے انکار کیا جو آسمان پر کھولا گیا۔"

(ازالہ اوہام ص۳ طبع اول)

آب حیات

"ایسا ہی یہ عاجز بھی ..... خالی نہیں آیا بلکہ مُردوں کے زندہ ہونے کے لئے بہت سا آب حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دیا ہے۔ بے شک جو شخص اس میں سے پئے گا زندہ ہو جائے گا۔ بلاشبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مُردے زندہ نہ ہوں۔ اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں۔ تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔"

(ازالہ اوہام ص۸۴ طبع سوم)

معارف و حقائق

"مجھ کو خدا تعالیٰ نے بہت سے حقائق و معارف بخشے اور اس قدر میری کلام کو معرفت کے پاک اسرار سے بھر دیا کہ جب انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے پورا تائید یافتہ نہ ہو۔ اس کو یہ نعمت نہیں دی جاتی۔"

(انجام آتھم طبع دوم ص۴۹)

سچی حقیقتیں

"اور میری جو حالت ہے وہ خداوند کریم خوب جانتا ہے اس نے مجھ پر کامل طور پر اپنی برکتیں نازل کی ہیں اور اتباع نبوی میں ایک گرم جوش فطرت بخش کر مجھے بھیجا ہے کہ تا حقیقی متابعت کی راہیں لوگوں کو سکھلاؤں۔ اور ان کو اس علمی اور عملی ظلمت سے باہر نکالوں جو بوجہ کم توجہی ان پر محیط ہو رہی ہے۔ میں اس بات کا دعوے نہیں کرتا کہ میری روح میں کچھ زیادہ سرمایہ علوم کسبیہ ہے۔ بلکہ میں اپنی ہیچمدانی اور کم لیاقتی کا سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اقرار کرتا ہوں لیکن ساتھ اس کے میں اقرار کو بھی مخفی نہیں رکھ سکتا کہ میرے جیسے ہیچ اور ذلیل اور امّی کو خداوند کریم نے اپنی کنار تربیت میں لے لیا۔ اور ان سچی حقیقتوں اور کامل معارف سے مجھے آگاہ کر دیا کہ اگر میں تمام غور و فکر کرنے والوں سے زیادہ غور و فکر کرتا رہتا اور باایں ہمہ ایک لمبی عمر بھی پاتا۔ تب بھی ان حقائق اور معارف تک ہرگز نہ پہنچ سکتا۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۴ طبع اول)

اشاعت تالیفات کی اہمیت

"اور تحریر میں مجھے وہ طاقت دی گئی ہے کہ گویا میں نہیں بلکہ فرشتے لکھتے جاتے ہیں گو بظاہر میرے ہی ہاتھ ہیں۔ دوسری شاخ اخراجات کی جس کے لئے ہر وقت میری جان گدازش میں ہے سلسلہ تالیفات ہے۔ اگر یہ سلسلہ سرمایہ کے نہ ہونے سے بند ہو جائے تو ہزارہا حقائق اور معارف پوشیدہ رہیں گے۔ اس کا مجھے کس قدر غم ہے؟ اس سے آسمان بھر سکتا ہے۔ اسی میں میرا سرور اور اسی میں میرے دل کی ٹھنڈک ہے کہ جو کچھ علوم اور معارف سے میرے دل میں ڈالا گیا ہے میں خدا تعالیٰ کے بندوں کے دلوں میں ڈالوں۔ دور رہنے والے کیا جانتے ہیں۔ مگر جو ہمیشہ آتے جاتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ کیونکر میں دن رات تالیفات میں مستغرق ہوں اور کس قدر میں اپنے وقت اور جان کے آرام کو اس راہ میں فدا کر رہا ہوں۔ میں ہر دم اس خدمت میں لگا ہوا ہوں لیکن اگر کتابوں کے چھپنے کا سامان نہ ہو اور عملہ مطبع کے خرچ کا روپیہ موجود نہ ہو۔ تو میں کیا کروں۔ جس طرح ایک غریب بیٹا کسی کا مر جاتا ہے اس کو سخت غم ہوتا ہے اسی طرح مجھے کسی اپنی ایسی کتاب کے چھپنے سے غم دامنگیر ہوتا ہے جو وہ کتاب بندگان خدا کو نفع رساں اور اسلام کی سچائی کے لئے ایک چراغ روشن ہو۔"

(اشتہار ۴ر اکتوبر ۱۸۹۹ء تبلیغ رسالت جلد ۸ ص۱۰۷)

میری قلم مولیٰ کو خوش کرنے کے لئے تراشی گئی ہے

"وان قلمی برئ من ادناس الھوی و بری لارضاء المولیٰ وان لیرجٰی اثر من الباقیات الصالحات"

(اعجاز المسیح ص۱۹۶ طبع اول)

یعنی میری قلم خواہشات کی ناپاکیوں سے بچائی گئی ہے اور مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے تراشی گئی ہے اور میرے قلم کا نیک اثر باقی رہے گا

رحمانی علم

علمی من الرحمان ذی الالاء باللہ حزت الفضل لا بدھاء

یعنی میرا علم رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے فضیلت کو اللہ تعالیٰ کے ذریعہ نہ کہ عقل کے ذریعہ جمع کیا ہے۔ (انجام آتھم ص۲۶۶ طبع دوم)

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلمٰٓؤا

تقریر "حقیقت نبوت" پر مصری صاحب کا تبصرہ اور ہمارا جواب

جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

(۲۳)

جناب مصری صاحب نے اپنے مضمون کی گیارہویں قسط میں جو ۱۳ر فروری کے اخبار پیغام صلح میں شائع ہوئی۔ "غیر تشریعی نبی کی حقیقت حضرت مسیح موعود کے نزدیک" کے ذیلی عنوان کے تحت لکھا ہے :-

"یاد رہے کہ امتی نبی کی طرح
غیر تشریعی نبی بھی ولی کا ہی دوسرا
نام ہے حضرت مسیح موعود کا بھی
یہی مذہب ہے۔" (صـ۹ کالم اول)

گویا مصری صاحب کے نزدیک غیر تشریعی نبی محض ولی ہوتا ہے۔

اس کے ثبوت میں مصری صاحب نے براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صـ۵۳ کی عبارت درج کی ہے۔ مگر اس عبارت میں ہرگز یہ بات مذکور نہیں کہ "غیر تشریعی نبی بھی ولی کا ہی دوسرا نام ہے۔" اس حوالہ میں آپ نے اپنی دعوت کی مشکلات بیان کی ہیں اور لکھا ہے کہ :-

بعض امور اس دعوت میں ایسے
تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو
قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر
بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو
بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت
وحیِ غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں
ہوا اور قیامت تک باقی ہے بلکہ
صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف
سے وحی کے دعویٰ پر تکفیر کا انعام
ملے گا اور سب علماء متفق ہو کر
درپے ایذا و بیخکنی ہو جائیں گے
کیونکہ ان کے نزدیک بعد سیدنا
جناب ختمی پناہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم وحی الٰہی پر قیامت تک
مہر لگ گئی ہے اور بالکل غیر ممکن
ہے کہ اب کسی سے مکالمہ مخاطبہ
الٰہیہ ہو اور اب قیامت تک امت
مرحومہ اس قسم کے رحم سے بے نصیب
کی گئی ہے۔

اسی مضمون پر ایک حاشیہ دیا گیا تھا :-

میری دعوت کی مشکلات میں سے
ایک رسالت اور وحی الٰہی اور
مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا

مصری صاحب اس حوالہ کے متعلق لکھتے ہیں :-

حضور صاف الفاظ میں اپنی وحی
کو وحی غیر تشریعی قرار دے رہے
ہیں اور اسی وحی کو دوسری جگہ
وحی ولایت تحریر فرمایا ہے جسکے
معنی صاف ہیں کہ حضور کے نزدیک
وحی غیر تشریعی وحی ولایت کا ہی
دوسرا نام ہے تو وہ شخص جس پر
وحی غیر تشریعی کا نزول ہوگا وہ
لامحالہ ولی ہوگا۔"

اس سے ظاہر ہے کہ جناب مصری صاحب یہ استدلال کر رہے ہیں کہ وحی غیر تشریعی کا حامل محض ولی ہوگا۔ مگر اس کے برخلاف مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ کاملہ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے باتفاق انبیاء نبوت تحریر فرمایا ہے۔ اور اس کو پانے کی وجہ سے اپنے تئیں باوجود امتی ہونے کے نبی قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ الوصیت میں تحریر فرماتے ہیں :-

جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت
اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک
پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت
اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور
پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی
دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام
سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام
نبیوں کا اتفاق ہے پس ممکن نہ تھا
کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ
کنتم خیر امۃٍ اخرجت
للناس اور جن کے لئے یہ دعا
سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیھم
ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے
محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی
اس مرتبہ کو نہ پاتا۔

پھر آگے چل کر اپنے تئیں وہ فرد ثابت کرنے کے لئے جس نے یہ مرتبہ نبوت پایا لکھتے ہیں :-

"ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ
سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو
تو وہ خود نبوت محمدیہ ہی ہے جو
ایک پیرایۂ جدید میں جلوہ گر ہوئی
یہی معنی اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے
حق میں فرمایا کہ نبی اللہ وامامکم
منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی
بھی ہے۔"

پس وحیٔ ولایت کا درجۂ کمال پر پہنچ جانا ہی باتفاق انبیاء نبوت ہے اور نبی پر جو ولایت کی وحی نازل ہوتی ہے چونکہ وہ اپنے مرتبہ میں کمال درجہ پر پہنچی ہوئی ہوتی ہے اس لئے وہ وحی نبوت ہے اور اس کے حاملین نبی کہلاتے ہیں۔ پس وحی ولایت تو دراصل تشریعی نبی کی وحی میں بھی پائی جاتی ہے لیکن وہ بدرجہ غایت ہونے کی وجہ سے نبوت بن جاتی ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی براہین احمدیہ حصہ پنجم کی عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا ہرگز درست نہیں کہ "غیر تشریعی نبی بھی ولی کا ہی دوسرا نام ہے۔" جناب مصری صاحب اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نص پیش نہیں کر سکے۔ وہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض حوالہ جات سے متعلق اپنا غلط استدلال ہی پیش کر رہے ہیں۔

"وحی غیر تشریعی کے حقیقی مفہوم کے متعلق دوسرا حوالہ" کے ذیلی عنوان کے ماتحت جناب مصری صاحب تریاق القلوب صـ۱۳۰ سے ذیل کا حوالہ پیش کرتے ہیں کہ :-

ابتدا سے میرا یہی مذہب ہے کہ
میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے
کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا
حاشیہ یہ نکتہ یاد رکھنے کے
لائق ہے کہ اپنے دعویٰ کے انکار
کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان
نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی
طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ
لاتے ہیں لیکن صاحب الشریعت
کے سوا جس قدر ملہم اور محدث
ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلےٰ
شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ
مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے
انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

اس حوالہ میں بھی یہ امر ہرگز مذکور نہیں کہ غیر تشریعی نبی محض ولی ہوتا ہے۔ ہاں یہ تحریر اس وقت کی ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے متعلق اپنے الہامات میں وارد لفظ نبی کی تاویل محدث کے لفظ سے کرتے تھے۔ اور سنہ ۱۹۰۱ء کے بعد آپ نے یہ تاویل ترک کر دی تھی اور کفر جو اس جگہ زیر بحث ہے وہ کفر ہے جو انسان کو امت سے خارج کر دیتا ہے اور یہ کفر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصطلاح میں کفر قسم اول کہلاتا ہے۔ اپنے دعویٰ کے انکار پر اس قسم کا کافر قرار دینا صرف صاحب الشریعت نبی کا ہی حق ہے بلکہ غیر تشریعی انبیاء کے انکار کو کفر قرار دینا بھی صاحب الشریعت نبی کا ہی کام ہے کیونکہ کفر و اسلام ایک شریعت کا مسئلہ ہے اس لئے اس بارہ میں مفتی دراصل تشریعی نبی ہی ہوتا ہے۔ غیر تشریعی نبی کے فتاویٰ بھی تشریعی نبی کی شریعت سے ماخوذ ہوتے ہیں واضح ہو کہ اس حوالہ میں صاحب الشریعت کے ماسوا جن ملہمین کا ذکر ہے اگر ان میں تشریعی نبی بھی شامل سمجھے جائیں تو ان کے دعویٰ کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا سے یہی مراد ہو سکتی ہے کہ کافر قسم اول نہیں ہو جاتا جو امت سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہ مراد نہیں کہ غیر تشریعی انبیاء کا انکار کفر ہی نہیں بلکہ غیر تشریعی انبیاء کا کفر آپ کے نزدیک کفر قسم دوم ہے جو عند اللہ تو کفر ہے مگر ایسا شخص جو تشریعی نبی کو مانتا ہو اور غیر تشریعی نبی کا انکار کرتا ہو ظاہری طور پر تشریعی نبی کی امت سے خارج نہیں سمجھا جاتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی صـ۱۷۹ پر کفر کی ایمان کے بالمقابل دو قسمیں ہی بیان فرمائی ہیں۔

"(اوّل) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے
ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا
کا رسول نہیں مانتا (دوم) یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود
کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا
جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ
میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں
کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے پس اسی لئے
کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر کافر ہے۔"
(حقیقۃ الوحی صـ۱۷۹)

اس سے ظاہر ہے کہ غیر تشریعی نبی کا انکار کفر قسم دوم ہے اور یہ کفر تشریعی نبی کے حکم سے ہی کفر ہے کیونکہ اس بارہ میں فتویٰ دراصل تشریعی نبی کا ہی چل سکتا ہے۔ کیونکہ کفر و الایمان دراصل شریعت کا ایک مسئلہ ہے جس میں اصل حقیقی شارع نبی ہی ہو سکتا ہے۔

آگے جو یہ فرمایا ہے :-

"اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونو قسم کے کفر
ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۷۹)

اس سے مراد یہ ہے کہ دونو اصطلاحی کفر ہیں یا عند اللہ ایک ہی قسم ہیں گو معاشرہ کے لحاظ سے بظاہر اس کی دو قسمیں ہیں۔ تریاق القلوب میں غیر تشریعی نبی کے انکار کا نتیجہ کفر قسم دوم بیان نہیں ہوا۔

شہادۃ القرآن کا حوالہ

شہادۃ القرآن کے حوالہ میں بھی یہ امر مذکور نہیں کہ غیر تشریعی نبی ولی کا دوسرا نام ہے۔ ویسے ہر نبی ولی بھی ہوتا ہے بلکہ خاتم الاولیاء خواہ وہ تشریعی نبی ہو یا غیر تشریعی نبی۔ نبی اور ولی میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ یعنی ہر نبی ولی ضرور ہوتا ہے مگر ہر ولی ضروری طور پر نبی نہیں ہوتا۔

الوصیت کا حوالہ

اسی طرح الوصیت کے حوالہ میں بھی یہ مذکور نہیں کہ غیر تشریعی نبی محض ولی کا دوسرا نام ہے۔ اس حوالہ میں قرآن شریف میں تمام سچائیاں جمع ہو جانے کے ذکر سے یہ نتیجہ تو بے شک نکلتا ہے کہ کوئی صاحب شریعت جدیدہ نبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نہیں آ سکتا۔ مگر غیر تشریعی نبی کا محض ولی ہونا اس جگہ بھی مذکور نہیں اور نہ اس جگہ نبوت کا علی الاطلاق انقطاع مذکور ہے بلکہ صرف جو نبوت آدمؑ سے شروع ہوئی جو براہ راست اور مستقلہ نبوت تھی اس کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر انجام پانا مذکور ہے۔ وہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتی فیض رسانی سے مل سکتی ہے اور جسے آگے چل کر باتفاق انبیاء نبوت قرار دیا گیا ہے اس کا انقطاع اس عبارت میں مذکور نہیں۔ بلکہ اسی کے رو سے مسیح موعود کو اس جگہ نبی اللہ قرار دیا گیا ہے۔

مواہب الرحمٰن کا حوالہ

مواہب الرحمٰن کی پیش کردہ عربی عبارت میں بے شک حقیقی نبوت کا انکار ہے مگر حقیقی نبوت آپ کی اصطلاح میں تشریعی نبوت کہلاتی ہے جیسا کہ آپ انجام آتھم میں تحریر فرماتے ہیں :-

ومن قال بعد رسولنا وسیدنا انی نبی اور رسول علی وجہ الحقیقۃ و ترک القرآن و احکام الشریعۃ فھو کافر کذاب۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوےٰ کرے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ کرکے اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر راہ راست نبی بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے غالباً ایسا شخص کوئی نیا کلمہ بنائے گا۔ اور عبادت میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا۔ اور احکام میں کچھ تغیر و تبدل کرے گا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔"

(انجام آتھم ص ۲۷ و ص ۲۸ حاشیہ)

مواہب الرحمٰن کی عربی عبارت میں بھی ایک جگہ آپ نے یہی فرمایا ہے۔ لیسو نبیین فی الحقیقۃ فان القرآن اکمل وطر الشریعۃ۔ کہ وہ اولیاء اللہ جن سے اللہ تعالیٰ مکالمہ مخاطبہ کرتا ہے حقیقی نبی نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید نے شریعت کی حاجت کو پورا کر دیا ہے۔ اس حوالہ میں بھی یہ مذکور نہیں کہ غیر تشریعی نبی محض ظلی ہوتا ہے

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا حوالہ

اس حوالہ میں یہ مذکور ہے کہ "حضرت عیسیٰ امتی ہرگز نہیں۔ گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے نبی بنے تھے۔ ان کو خدا نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی ان کتابوں پر عمل کریں اور کرادیں جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔ اس بدیہی شہادت سے حضرت عیسےٰ مسیح موعود کیونکر ٹھہر سکتے ہیں۔ پس چونکہ وہ امتی نہیں اس لئے وہ اس قسم کے نبی بھی نہیں ہو سکتے جس کا امتی ہونا ضروری ہے۔" براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۹۲ و ص ۱۹۳)

جناب مصری صاحب نے اس حوالہ کے درمیانی اور آخری خط کشیدہ الفاظ درج نہیں کئے۔ کیونکہ یہ اس موقع پر ان کے مفید مطلب نہ تھے۔ درمیانی خط کشیدہ الفاظ میں یہ ذکر تھا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے نبی نہیں بنے تھے۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم سے ہی امت کا مسیح موعود نبی بنا ہے۔ اور آخری عبارت میں یہ مذکور ہے۔ چونکہ حضرت عیسےٰؑ امتی نہیں اس لئے وہ اس قسم کے نبی بھی نہیں جس کے لئے امتی ہونا ضروری ہے۔ گویا آخری عبارت میں امتی نبی کو بھی ایک قسم کا نبی قرار دیا گیا ہے۔ جناب مصری صاحب نے یہ دو نتیجے پیدا کرنے والی عبارتیں حوالہ میں سے حذف کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ:۔

"حضرت اقدس کا یہی مذہب تھا کہ نبی کے لئے ہدایت اور کتاب کا لانا ضروری ہے اور اپنے اس عقیدہ کی تائید میں حضور قرآن شریف کو گواہ ٹھہراتے ہیں پس سے ثابت ہوا ہے کہ نبی وہی ہوتا ہے جو ایسی ہدایت اور کتاب لائے جس پہ وہ خود بھی عمل کرے اور دوسروں سے بھی کروائے۔ احباب ربوہ کے لئے تمام انبیاء کے الفاظ قابل غور ہیں"۔

(پیغام صلح ۱۳ فروری ۱۹۶۳ء)

اس حوالہ سے جناب مصری صاحب کا اخذ کردہ نتیجہ ہی من و عن ان کے الفاظ میں اوپر درج کر دیا ہے۔ یہ نتیجہ ان کا محض غلط استدلال پر مبنی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی واضح تحریرات کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام شہادۃ القرآن ص ۴۳ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"بعد توریت کے صدہا ایسے نبی بنی اسرائیل میں سے آئے کہ کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہیں تھی بلکہ ان انبیاء کے ظہور کے یہ مطالب ہوتے تھے کہ تا ان کے موجودہ زمانہ میں جو لوگ تعلیم توریت سے دور پڑ گئے ہوں پھر ان کو توریت کے اصلی منشاء کی طرف کھینچیں"

(شہادۃ القرآن ص ۴۳)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے"۔

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

پس براہین احمدیہ حصہ پنجم کی عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا ہر نبی الگ الگ کتاب و شریعت لاتا رہا۔ ان صریح حوالہ جات کے خلاف ہے کیونکہ ان میں صاف طور پر مذکور ہے کہ بنی اسرائیل میں صدہا نبی آئے اور کوئی نئی کتاب ان کے ساتھ نہ تھی بلکہ وہ خود بھی توریت پر عامل تھے اور لوگوں سے بھی توریت پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوتے تھے براہین کے حوالہ میں یہ ہرگز مذکور نہیں کہ ان تمام انبیاء کو الگ الگ کتابیں ملتی رہی ہیں بلکہ اس حوالہ میں صرف یہ لکھا ہے کہ:۔

"ان کو خدا نے الگ کتابیں دی تھیں"

اور اس فقرہ سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کی شریعت کی کتابیں جن پر وہ عمل کرتے اور کراتے تھے قرآن شریف سے الگ کتابیں تھیں۔ کیونکہ اس عبارت کے سیاق میں اس سے پہلے تمام انبیائے سابقین کے متعلق یہ لکھا ہے کہ:۔

"یہ ہرگز نہیں تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تعلیم (قرآن مجید) ناقل سے نبی بنے تھے"

اب اس کے ساتھ "ان کو خدا نے الگ کتابیں دی تھیں" کو ملائیں۔ تو صاف ظاہر ہے کہ اس جگہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان انبیاء کی شریعتیں قرآن مجید سے علیحدہ تھیں۔ اس جگہ یہ بتانا مقصود ہی نہیں کہ پہلے تمام انبیاء سے ہر نبی الگ الگ نئی شریعت لاتا تھا۔ کیونکہ یہ معنی لئے جائیں۔ تو پھر اس عبارت کا شہادۃ القرآن اور بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء کی عبارت سے صریح تضاد بلکہ تناقض پیدا ہو جاتا ہے۔ جناب مصری صاحب بتائیں کہ انہوں نے درمیانی عبارت اور آخری عبارت آخر کس مطلب سے حذف کی ہے۔ الّم فان للذین کا ماحصل برائے استدلال کا یہ ہے۔ امنوا بخشیع قلوبہم کہ بنی اسرائیل میں توراۃ کے بعد جو نبی آئے وہ کوئی جدید شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ توراۃ پر خود بھی عامل ہوئے تھے اور لوگوں کو بھی توراۃ کے مقاصد کی طرف کھینچتے تھے تمام انبیاء میں کچھ صاحب شریعت جدیدہ ہوئے ہیں جو تشریعی انبیاء تھے اور کچھ دوسری شریعتوں کے تابع ہو گئے ہیں جو غیر تشریعی انبیاء تھے۔ تشریعی انبیاء کو شریعت خدا کی طرف سے براہ راست ملتی تھی اور غیر تشریعی انبیاء کو شریعت تشریعی نبی کے واسطہ سے ملتی تھی۔ البتہ انہیں بعض ایسی ہدایتیں ضرور ملتی تھیں جن سے انہیں شریعت کے فہم میں مدد ملتی تھی۔ اور جن کے ذریعہ ان پر مغز شریعت کھولا جاتا تھا

(باقی)

ضروری اعلان برائے لجنات لاہور

۱۹ مئی بروز اتوار ۹ بجے صبح لجنہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے کتاب "لیکچر لاہور" اور قرآن کریم کے پہلے پارے کے ترجمہ کا امتحان ہو رہا ہے۔

بہنوں کی سہولت کے لئے اس کے لئے مندرجہ ذیل پانچ سنٹرز مقرر کر دئے گئے ہیں۔ سو حلقہ جات لجنہ اماء اللہ لاہور اپنی ممبرات کو اپنے اپنے قریبی سنٹر میں امتحان کے لئے لے آئیں۔

	مقام امتحان	حلقہ جات	نام نگران
۱۔	مسجد دارالذکر	لاہور چھاؤنی۔ صدر بازار۔ دھرم پورہ۔ محمد نگر مغلپورہ۔ ڈیوس روڈ۔ گڑھی شاہو	سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ
۲۔	مسجد دہلی دروازہ	نیلہ گنبد۔ پرانی انارکلی۔ سلطانپورہ۔ مصری شاہ سول لائنز۔ بھاٹی گیٹ۔ دہلی دروازہ۔ چابکسواراں وغیرہ	ممتاز فقیر اللہ صاحب
۳۔	جسونت بلڈنگ	میکلوڈ روڈ لاہور وغیرہ	مکرمہ زینب غلام علی صاحبہ
۴۔	ماڈل ٹاؤن	ماڈل ٹاؤن۔ مسلم ٹاؤن۔ وحدت کالونی جیل روڈ	
	D - ۱۰۱	گلبرگ۔ اچھرہ۔ وغیرہ	بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۔	راجگڑھ	اسلامیہ پارک۔ سمن آباد۔ چوبرجی وغیرہ	زینب حسن صاحبہ

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

مسجد احمدیہ پتوکی کا سنگ بنیاد

مورخہ ۲-۵-۶۳ء بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے مسجد احمدیہ پتوکی ضلع لاہور کا سنگ بنیاد پرسوز دعا کے ساتھ رکھا گیا۔ سب سے پہلے مرزا سلیم صاحب اختر مربی ضلع لاہور نے قرآن شریف کی ان آیات کی تلاوت کی جو ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بنائے کعبہ رکھتے وقت کی تھیں۔ مسجد کا سنگ بنیاد مرزا محمد سلیم اختر مربی ضلع لاہور نے رکھا بعدہٗ بالترتیب خاکسار چوہدری غلام رسول زعیم انصار اللہ چوہدری اللہ دتہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پتوکی۔ مستری محمد رمضان صاحب اور چوہدری محمد صدیق قائد خدام الاحمدیہ پتوکی نے اینٹیں رکھیں۔ اور اجتماعی دعا کی گئی۔ احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے حضور دعا فرماویں کہ وہ ہمیں مسجد کی تکمیل کی توفیق عطا فرمادے اور مساجد کے قیام کی غرض کو پورا کرنے والا بنائے۔ آمین

(چوہدری غلام رسول زعیم انصار اللہ و سیکرٹری مسجد پتوکی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ الودود تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے متعلق فرماتے ہیں۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ۔ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں"۔

اللہ تعالیٰ ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے اموال میں اس قدر برکت ڈالے کہ وہ اسکی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنے عزیز مال کو خرچ کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرماویں

فصل ربیع (ہاڑی) کی کٹائی شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار بھائیوں کی کمائی میں برکت ڈالے تاکہ اس کی راہ میں اپنے عزیز مالوں کو زیادہ سے زیادہ قربانی کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کے متعلق سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ الودود کا ارشاد گرامی حسب ذیل ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"۱۔ زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنہ (بارہ پیسہ) فی ایکڑ کے حساب سے (تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں"۔

"۲۔ مزارع احباب جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ (تین نئے پیسے) فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ (چھ پیسہ) فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں"۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

امتحان لیکچر لاہور کی تاریخ میں تبدیلی

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام لیکچر لاہور کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی کر دی گئی ہے تاکہ ایف اے کلاسز کی طالبات فارغ ہو کر امتحان میں شامل ہو سکیں امتحان ۱۹ مئی بروز اتوار ہوگا مہربانی کر کے باہر کی لجنات جلد از جلد امتحان دینے والی ممبرات کی فہرست بھجوائیں اگر کسی لجنہ کو کتابوں کی ضرورت ہو تو دفتر لجنہ سے منگوا لیں ایک کتاب کی قیمت ۸/ ہے اس کتاب کے ساتھ ہی قرآن کریم کے پہلے سپارہ با لترجمہ کا امتحان ہوگا۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی بائیں آنکھ کی بینائی بند ہو گئی ہے۔ عنقریب اس کا اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بینائی بحال کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کی توفیق دے

(فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ کراچی)

۲۔ امسال جامعہ نصرت کی ۳۲ طالبات بی۔ اے امتحان میں شامل ہو رہی ہیں۔ بزرگان سلسلہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔

(امۃ الحفیظ شاکرہ جامعہ نصرت ربوہ)

۳۔ مکرم سید سعید احمد صاحب ابن حضرت قاضی امیر حسین صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک محکمانہ امتحان ہے۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(سرور عبد الحق شاکر واقف زندگی ربوہ)

۴۔ میرے خالو اور دلپسند خاں چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ ان کی تکلیف دور کرے (مطیع الرحمن ولد عبد الرحمان دھلوی)

۵۔ میرے تین بچے مختلف عوارضات سے بیمار ہیں۔ میں خود بھی پریشانیوں میں مبتلا ہوں میرے بچوں کے لئے اور میرے لئے دعا کی خاص درخواست ہے۔

(خاکسار محمد حسین بستی امانت علی رحیم یار خان)

۶۔ میری والدہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب بیمار ہے بزرگان سلسلہ دعائے صحت فرمائیں (ناصرہ بیگم ربوہ)

چندہ مستورات

مستورات کے چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

"آئندہ مردوں کے علاوہ مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی۔ بلکہ عام طور پہ تحریک کی جائیگی کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو ان کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں ورنہ "چندہ عام" کی مد میں اور ایسی تمام خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے لیکن جن خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو وہ حضور کے مذکورہ ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں۔ وہ رقوم مد "مستورات" میں جمع کرائی جائیں یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعہ مستورات سے چندہ وصول کیا جائے لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنات کی معرفت نہ بھجوایا کریں۔ بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقم بھجوایا کرے۔ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ یہ ہے۔

"(۸۴۲) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کرے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔"

(ناظر بیت المال ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کے انعامی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم و تربیت میں بہتری پیدا کرنے کی خاطر شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک دو سالہ پروگرام تجویز کیا ہے۔ جس کے مطابق درجہ بدرجہ مندرجہ ذیل چار مختلف معیاروں کے امتحانات لئے جائیں گے۔ (۱) ستارہ اطفال (۲) ہلال اطفال (۳) قمر اطفال (۴) بدر اطفال۔ ان امتحانوں کے کورس اور تاریخوں کا اعلان تشحیذ الاذہان میں ہو چکا ہے بچوں اور مجالس میں مسابقت پیدا کرنے کے لئے یہ اعلان بھی کیا جا رہا ہے کہ جو بچے ان چار امتحانوں میں کامیاب ہوں گے اور آخری امتحان میں اول۔ دوم۔ سوئم کی پوزیشن حاصل کریں گے ان کو شعبہ ہذا کی طرف سے اہم انعامات دئے جائیں گے۔ اور اسی طرح جو مجالس اپنی تعداد اراکین کی نسبت سے زیادہ سے زیادہ اطفال آخری امتحان "بدر اطفال" میں کامیاب کروائیں گی۔ ان کی بھی خاص سرٹیفکیٹ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دیے جائیں گے۔ مگر یاد رہے کہ بدر اطفال کا نشان حاصل کرنے کے لئے پہلے تین امتحانوں میں کامیابی حاصل کرنی ضروری ہے

(شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قیادت ایثار اور زعماء کرام انصار اللہ

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مجالس کا ایک حصہ "قیادت ایثار" کے شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا حالانکہ موجودہ زمانہ اور تقاضا مقتضی ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے لہٰذا میری استدعا ہے کہ اس طرف فوری توجہ کی جائے اور مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک معین پروگرام بنا کر اس سلسلہ میں کام کیا جائے اور اپنی مساعی کا ماہوار رپورٹوں میں باقاعدہ اندراج کیا جائے تاکہ مرکز کو رفتار ترقی کا علم ہوتا رہے جزاکم اللہ!

(نائب قائد ایثار مرکزیہ)

معاصرین سے

ترکستان میں مسلمانوں کی سرگزشت

ترکستان اشتراکی روس میں سب سے بڑی مسلم ریاست تھی۔ یہ علاقہ کازک، ازبک، کرگیز، ترکمان اور تاجک ریاستوں پر مشتمل ہے۔ اس کا رقبہ تقریباً چالیس لاکھ کیلومیٹر مربع ہے یعنی فرانس سے سات گنا زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ وسیع علاقہ بحیرہ قزوین اور کوہ یورال سے شروع ہو کر مغرب میں کوہ طی تک مشرق میں منگولیا اور چین تک وسعت پذیر ہے اور جنوب میں اس کی سرحدیں ایران اور افغانستان سے آملتی ہیں۔ مشرقی ترکستان پر آج کل کمیونسٹ چین کی حکومت ہے۔ یہ ایک قدیم ملک ہے اور شاندار ماضی کا حامل! ترکستانی لوگوں نے عرب فاتحین کے ذریعہ سے اسلام قبول کیا اور ساتویں اور نویں صدی عیسوی کے درمیان یہاں اسلام پھیلنا شروع ہوا۔ عباسی عہد میں (۷۴۹ء اور ۹۵۸ء کے درمیان) تمام ترکستان پر اسلام غالب آچکا تھا۔

زمانہ وسطیٰ میں ترکستان اسلامی تمدن کا گہوارہ تھا اور دنیا کے اکثر ممالک سے طالبانِ علوم اسلامی بخارا، سمرقند، خیوہ اور امواہ کی درسگاہوں میں علمی پیاس بجھانے کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ ۱۹۱۷ء میں جب اس علاقہ پر بالشویکی حکومت قائم ہوئی تو اس کی خلاف اسلام سرگرمیاں شروع ہوئیں۔ اشتراکیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:۔

پہلا دور وہ ہے جب کہ مذہب کے ساتھ رواداری برتی گئی۔ یہ وہ زمانہ ہے جب اشتراکی حکومت داخلی فسادات میں گرفتار تھی۔ یہ زمانہ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۹ء تک کا ہے۔

دوسرا دور وہ ہے جبکہ مذہب کے خلاف بدترین جارحانہ اور ظالمانہ طریقہ اختیار کیا گیا۔ علماء دین اور شعار اسلام کو ختم کرنے کے لئے ہر ظلم روا رکھا گیا۔ یہ زمانہ ۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۱ء کا ہے۔

پہلا دور ۱۹۱۷ء تا ۱۹۲۹ء

کیمونزم کے عقائد الحاد اور خدا کے انکار پر مبنی ہیں اور یہ نظریہ تمام ادیان کا بدترین دشمن ہے۔ اگر ہم ۱۹۱۹ء کی جانب پلٹ کر تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ لینن نے اپنی کتاب میں اس مسئلہ پر بحث کی ہے۔ تمام ادیان اور دینی تحریکوں کے ساتھ جنگ کرنے کی ضرورت پر شدت سے زور دیا ہے۔ کیونکہ وہ دین کو رجعت پسند طبقوں میں ایک طبقاتی ہتھیار کی حیثیت قرار دیتا اور دین کو قبائل کے لئے افیون ٹھہراتا ہے۔

سٹالن نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے۔ کوئی قوم ایک دینی تحریک کی حیثیت سے عروج حاصل نہیں کرسکتی۔ اور قوم پرور کے لئے ضروری ہے کہ وہ دین کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ ہر دین علم کا منافی ہوتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

ہاں یہ ضرور ہے کہ اشتراکی حکومت نے شروع شروع میں اہل اسلام کے معاملہ میں بہت ہی احتیاط اور نرم روی کا انداز اختیار رکھا۔ یہاں تک کہ لینن اور سٹالن نے بالاتفاق دسمبر ۱۹۱۷ء میں یہ اعلان کیا کہ

"روس کی پارلیمانی مجلس روسی اور مشرقی حصوں کے تمام مسلمانوں کے لئے اعلان کرتی ہے۔ چاہے وہ قولجا اور جزیرہ قرم کے تاتاری ہوں یا کرگیز سائبیریا اور ترکستان کے رہنے والے ہوں۔ غرض تمام ملک میں جن کی عبادت گاہیں اور دینی تعلیمی ادارے گرا دیئے گئے ہیں۔ ہم سب کو اطلاع دیتے ہیں کہ آپ کی عادات اور عقائد پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔ آپ کو ہر قسم کی قومی اور ثقافتی تنظیمیں قائم کرنے کی پوری آزادی ہوگی۔ آج سے آپ پر بھی لازم ہے کہ ثقافتی وطنی اور قومی لحاظ سے ملک کی خدمت اور تعمیر میں مساوی حصہ لیں۔ اور آج سے ہم اپنے جھنڈے دنیا بھر کے محنت کشوں کی آزادی کا نشان لہراتے ہیں۔"

چنانچہ ماسکو ریڈیو نے اس اعلان کا خلاصہ اس سے بھی پہلے یعنی ۱۵ ر نومبر ۱۹۱۷ء کو نشر کیا اور کہا کہ

"روس کے تمام عوام کو کسی امتیاز کے بغیر آزادی اور مساوات کا حق دیا جاتا ہے۔ اور آج سے ہر قسم کے مذہبی قبائلی امتیازات ختم کئے جاتے ہیں۔"

لیکن ان مراعات کا مقصد صرف پُرفریب طریقہ سے مسلمانوں کی حمایت حاصل کرنا تھا۔ اس سے ان کی تہذیب و ثقافت کا تحفظ قطعاً مقصود نہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان اعلانات کے جلدی بعد جب اشتراکی استبداد کا منحوس سایہ پھیلنے لگا اور مسلمانوں اور اسلام کو مٹانے کا مکروہ سلسلہ شروع ہوا تو ترکستانی مسلمانوں نے روس کے خلاف ہتھیار اٹھا لئے اور ۱۹۱۸ء اور ۱۹۲۳ء میں تحفظ اسلام کی خاطر ترکستانی مسلمانوں نے زبردست جنگیں لڑیں۔ آخر اپریل ۱۹۲۳ء میں سمرقند میں ترکستانی مسلمانوں کی کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں ترکستان کو ایک آزاد جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ لیکن روسی حکمرانوں نے ریاست کا یہ اجتماعی فیصلہ ماننے سے انکار کردیا اور مقابلے میں ترکستانی فیس کے نام سے ایک الگ حکومت کا اعلان کردیا تاکہ اسے سرخ عفریت اپنی وحشیانہ خواہشات کے مطابق استعمال کیا جاسکے۔ ایم فرونز کو اس جعلی حکومت کے لشکر کا کمانڈر مقرر کیا گیا۔ اور اس کے ذریعہ ترکستان کو تباہ کرنے اور اسلامی تہذیب کو ختم کر کے وہاں اشتراکی تہذیب و ثقافت کو پھیلانے میں مدد لی گئی۔

اور یہ ایک حقیقت ہے کہ ترکستانی آبادی نے اس خارجی تہذیب کو پھیلانے میں کسی قسم کی مدد نہیں کی۔ بلکہ یہ سارا کام بندوق اور ظلم کی مدد سے کیا گیا۔ ۱۹ ر نومبر ۱۹۱۷ء کو ترکستانی کمیونسٹ پارٹی نے اعلان کردیا کہ

"آج کے بعد سے مسلمانوں کو حکومت میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔"

(انقلاب اور ترکستان مطبوعہ ۱۹۲۵ء)

مندرجہ بالا جملہ کو دیکھ کر اشتراکیوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ ایک ایسی اقلیت جو کسی طرح بھی حکومت میں شامل نہیں ہوسکتی اور نہ اس کے لئے تحفظ کے قانون موجود ہوں وہ کیسے زندہ رہ سکتی ہے؟

(الاعتصام ۳ و ۱۰ ر مئی ۱۹۶۳ء)

اعلان نکاح

عطاء الرحمٰن صاحب ابن ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ساکن ہتھیال ضلع مردان کا نکاح عزیزہ امۃ الرشید بنت ملک عبدالجبار صاحب ٹوپی تحصیل صوابی ضلع مردان سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر بتاریخ سات اپریل ۱۹۶۳ء بروز منگل مولوی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب معلم وقف جدید مقیم جماعت احمدیہ ٹوپی نے پڑھا۔

جملہ احباب سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم اس نکاح کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور باعث صد افتخار کرے۔ آمین

سلطان سرور جماعت احمدیہ ٹوپی

اسلام کے دفاع میں لکھی ہوئی کتاب کو ضبط کر کے ہمارے دلوں کو شدید طور پر مجروح کیا گیا ہے

حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ فیصلے کے خلاف جماعتہائے احمدیہ کی احتجاجی قرار دادیں

ربوہ ـــ حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے نہایت درجہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ حکم سے پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی جماعتہائے احمدیہ میں شدید بے چینی اور اضطراب کی ایک لہر دوڑ گئی ہے اور وہ برابر اس حکم کے خلاف قرار دادیں پاس کر کے پُر زور احتجاج کر رہی ہیں ان میں سے بعض کی احتجاجی قرار دادوں کا متن جو ان کی طرف سے صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کی خدمت میں بذریعہ تار ارسال کی گئی ہیں ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے:۔

جماعتِ احمدیہ کراچی

"بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر جماعتِ احمدیہ کراچی کے لئے انتہائی شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ یہ کتاب برصغیر کی عیسائی حکومت کے عہد میں آج سے ۶۶ سال قبل شائع ہوئی تھی۔ اس عیسائی حکومت کو اس میں کوئی بات بھی قابلِ اعتراض نظر نہ آئی کہ وہ اس کے خلاف وہ اقدام کرتی جو آج ایک مسلمان قومی حکومت نے کیا ہے۔ جماعت احمدیہ کراچی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر کے ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لے۔"

جنرل سیکرٹری جماعتِ احمدیہ کراچی

جماعت احمدیہ میرپور خاص

جماعت احمدیہ میرپور خاص کے جملہ افراد حکومتِ مغربی پاکستان کے اس اقدام کو جس کی رو سے مقدس بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا گیا ہے سراسر غلط مشورہ پر مبنی اور ناپسندیدہ قرار دیتی ہے۔ اس کتابچہ کا مقصد جیسا کہ اس کے عنوان سے ظاہر ہے سراج الدین نامی ایک عیسائی کے سوالوں کا جواب دینا تھا اور اس کی غرض اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ اسلامی تعلیم کی برتری اور فوقیت ثابت کی جائے اور حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کی وضاحت کر کے دنیا کو آپ کا والہ و شیدا بنایا جائے۔ اسی لئے تمام مسلمان اس کتابچہ کو اسلام پر عیسائیوں کے ناروا حملوں اور اعتراضات کے خلاف اسلام کا نہایت شاندار دفاع تصور کرتے ہیں۔ اس میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جسے جارحانہ یا اشتعال انگیز قرار دیا جا سکے نیز عیسائیت کے خلاف جوابًا جو مواد پیش کیا گیا وہ عہد نامہ قدیم، عہد نامہ جدید، اور عیسائیوں کی دیگر مسلمہ کتابوں سے ہی ماخوذ ہے۔

یہ امر خاص اہمیت کا حامل ہے کہ یہ کتابچہ پہلے پہل انگریزوں کے عہد حکومت کے دوران ۱۸۹۷ء میں شائع کیا گیا تھا اس کے بعد سے وقتاً فوقتاً برابر اس کے ایڈیشن چھپتے چلے آ رہے ہیں۔ برسرِ اقتدار انگریزوں نے جن کے عقائد کے خلاف یہ کتابچہ تحریر کیا گیا تھا اسے ناگوار نہیں سمجھا اور نہ ہی انہیں اسے ضبط کرنے کی سوجھی۔

یہ امر حیرت کا باعث ہے کہ ایسے وقت میں جبکہ عیسائیت کے جارحانہ پرچار کے خلاف ملک میں ایک شور بپا ہوا ہے حکومتِ مغربی پاکستان جو ایک مسلمان حکومت ہے اس مواد کو ہی ختم کرنے کی کوشش کرے جسے اسلام کے دفاع میں پیش کر کے عیسائیت کے حملوں کو ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

یہ بات حکومت کے علم میں ہے کہ جماعتِ احمدیہ خالصتاً ایک مذہبی جماعت ہے اس کا کسی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ وہ انتہائی وفادار اور امن پسند ہے۔ حکومتِ مغربی پاکستان نے اپنے اس اقدام سے دنیا بھر میں جماعتِ احمدیہ کے افراد کے جذبات کو ٹھیس پہنچا کر ان کے دلوں کو بُری طرح مجروح کیا ہے۔

جماعتِ احمدیہ میرپور خاص کا یہ اجلاس حکومتِ مغربی پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اپنے فیصلے پر نظر ثانی کر کے اس کی واپسی کے احکام صادر کرے۔"

(صدر جماعتِ احمدیہ میرپور خاص)

مجلس انصار اللہ گوجرانوالہ

مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۳ء بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ گوجرانوالہ میں مجلس انصار اللہ مقامی کا غیر معمولی اجلاس زیر صدارت محترم زعیم صاحب مجلس ہذا منعقد ہوا۔ جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں۔

۱: یہ کہ کتاب متذکرہ بالا کی ضبطی کا حکم نافذ کر کے حکومت مغربی پاکستان نے نہایت غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ اقدام کیا ہے اور ایک پُر امن اور پابند قانون جماعت احمدیہ جو لاکھوں افراد پر مشتمل ہے کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔

۲: یہ کہ متذکرہ بالا کتاب کو اسلام کے بطل جلیل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے عیسائیوں کے ناپاک اعتراضات کے جواب میں ۱۸۹۷ء میں اسلام کی صداقت اور حقانیت کو واضح کرنے کے لئے شائع کیا اور اس طرح اسلام پر عیسائیت کے شدید حملہ کا دفاع کیا جسے آج قریباً ۶۶ سال کے عرصہ کے بعد اسلامی حکومت کا ضبط کرنا سراسر غلط اقدام ہے۔ جو اسلام پر دشمنانِ اسلام کی از سر نو یورش کا موجب ہو سکتا ہے۔

۳: متذکرہ کتاب کو جو برٹش گورنمنٹ (عیسائی حکومت) کے عہد حکومت میں شائع ہوئی اور اسے قابل اعتراض نہ سمجھا گیا اور اس کی اشاعت کو نہ روکا گیا آج اسلامی حکومت میں قابل اعتراض اور قابل ضبطی قرار دینا افسوسناک امر ہے اور رنج و الم کا باعث۔

۴: یہ کہ مجلس انصار اللہ باادب و احترام عالی جناب صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان عالیجناب ملک محمد امیر خان گورنر مغربی پاکستان اور ہوم سیکرٹری صاحب کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان کو ناروا اور ناجائز فیصلہ واپس لینے کا حکم دیا۔ اور اس طرح جماعت احمدیہ کے افراد کے قلوب مجروح ہونے سے بچائیں۔

(منتظم عمومی انصار اللہ گوجرانوالہ)

لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ

لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماء اللہ مورخہ ۶ مئی ۱۹۶۳ء منعقد ہوا۔ جس میں حکومت مغربی پاکستان کے کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق ناجائز حکم صادر کرنے پر رنج و غم اور افسوس کا اظہار کیا گیا اور متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

(۱) کہ ممبرات لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان و ہوم سیکرٹری کی خدمت میں درخواست کرتی ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان کو اس غلط غیر منصفانہ اور ناروا حکم منسوخ کرنے کی ہدایت فرمائیں اور ہمارے دلی جذبات کو جو مجروح کیا گیا ہے اس کی تلافی فرمائی جائے۔

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا

ہم ممبران جماعت احمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا۔ رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوال کا جواب" کی ضبطی کی خبر پر گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتے ہیں اور حکومت سے نہایت ادب کے ساتھ گزارش کرتے ہیں۔ کہ رسالہ مذکور کی ضبطی کے حکم کو منسوخ کیا جائے

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ کوٹ مومن
تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا

تقریب رخصتانہ

ربوہ ـــ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۶۳ء بروز ہفتہ چھ بجے شام محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کی صاحبزادی عزیزہ منصورہ بیگم صاحبہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں بعض بزرگان سلسلہ، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور دیگر مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا کا نکاح مبارک احمد صاحب ابن مکرم محمد اصغر صاحب لون آف ٹانگانیکا کے ہمراہ اگست ۱۹۶۲ء میں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا تھا۔

تقریب کا آغاز محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ نے کی بعدہٗ مکرم محمد احمد انور صاحب حیدر آبادی نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عارفانہ نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ دو خاندانوں میں یہ رشتہ ہو رہا ہے خدمات سلسلہ کے لحاظ سے ممتاز ہیں اور اس بات کے مستحق ہیں کہ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات ہونے کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب کے ارشاد پر حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب مدظلہ نے اجتماعی دعا کرائی ـــ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دین و دنیا میں ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اسے اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں سے نوازے ـــ آمین۔

مبارک سلیم احمد صاحب ٹانگانیکا مشرقی افریقہ میں ہیں۔ دلہن رخصتانہ کے بعد مورخہ ۱۷ مئی کو اپنے خسر مکرم محمد اصغر صاحب لون کے ہمراہ کراچی سے بذریعہ بحری جہاز عازم مشرقی افریقہ ہوں گی۔ احباب بخیریت پہنچنے کے لئے بھی دعا کریں۔